مؤطاامام محمد

سوالاوجوابا

مدرس	مولانا ارسلان مدنی دامت برکاتہم العالیہ

کاتب::: محمد صائم عطاری

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو کنزالمدارس بورڈ میں شامل موطاامام محمد کے مکمل نصاب کے سوالا جوابا نوٹس مل جائیں گے۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پہ رابطہ کریں۔۔۔۔

(1)شرح وقایہ((کتاب الجہاد))(2)حسامی((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5)فقہ السیرہ(6)منہاج العابدین مکمل(7)تفسیر بیضاوی((ششماہی اول وثانی))(8)ہدایہ جلد اول ودوم(9)النورالمبین مکمل(10)فتح المنان(11)مناظرہ رشیدیہ(12)اجابۃ الغوث(13)اصول الدعوہ والارشاد(14)الفقہ الاکبر مکمل(15)العربیہ للطالبین المستوی الرابع(16)شرح نخبۃ الفکر (17)موطاامام مالک(18)ہدایہ جلد سوم وچہارم(19)توضیح وتلویح(20)تحقیق وتدوین(21) شرح عقائد نسفیہ ششماہی اول ودوم(22)شرح معانی الآثار(23)اصول وراثت(24)السراجی(25) میزان الادیان بالاسلام

03238599095

🌹🖋️ محمد صائم عطاری 🖋️🌹

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((الفائدۃ الاولی))

سوال:: احادیث مبارکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور کبار تابعین کے زمانے میں کیوں مدون نہیں کیا گیا؟؟؟

جواب::: اس کی دو وجوہات ہیں:::

(1)ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام کو احادیث لکھنے سے منع کیا گیا تھا تا کہ قرآن کریم اور احادیث آپس میں مل نہ جائیں۔۔۔۔۔

(2)ان کے حافظے قوی تھے اس لیے وہ ان چیزوں کو زبانی یاد کر لیتے تھے ان کو لکھنے کی ضرورت نہیں تھی اور دوسری بات یہ کہ ان میں سے اکثر کو لکھنا ہی نہیں آتا تھا،، پس ان وجوہات کی وجہ سے اس زمانے میں احادیث کو مدون نہیں کیا گیا البتہ جب اسلام پھیلتا گیا، خوارج، روافض اور قدرت کے منکرین جنم لینے لگے تو پھر احادیث کو مدون کرنے کی ضرورت پیش آئی۔۔۔۔۔

سوال::: احادیث کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟؟؟

جواب::: ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ نے سب سے پہلے احادیث کو جمع کیا۔۔۔۔

سوال::: طبقہ ثالثہ کے اکابرین نے خدمتِ حدیث میں کیا کردار سرانجام دیا؟؟؟

جواب::: طبقہ ثالثہ کے اکابرین نے دوسری صدی کے نصف میں احادیث پہ کام کرنا شروع کیا،، امام مالک نے مؤطا لکھی اس میں انہوں نے اہل حجاز کی احادیث، صحابہ اور تابعین وغیرہ کے اقوال بیان کیے،، عبد الملک بن عبد العزیز نے مکہ میں امام اوزاعی نے شام میں سفیان ثوری نے کوفہ میں حماد نے بصرہ میں ھشیم نے واسط میں معمر نے یمن میں ابن مبارک نے خراسان میں جریر بن عبد الحمید نے رے میں کتب لکھیں،، یہ سب علماء ہم عصر ہی تھے اس لیے ان میں سے سب سے پہلے کس نے کتاب لکھی یہ بات معلوم نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: دوسری صدی کے آخر میں احادیث کی تدوین میں کیا تبدیلی واقع ہوئی؟؟؟

جواب::: دوسری صدی کے آخر میں بعض آئمہ نے یہ رائے دی کہ صرف احادیث رسول پہ کتب لکھی جائیں،، پھر علماء نے مسانید لکھنا شروع کر دیں چنانچہ عبید اللہ بن موسیٰ عبسی، نعیم بن حماد خزاعی جو کہ مصر کے مقیم تھے انہوں نے مسانید لکھیں اور دیگر آئمہ مثلا

امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کی پیروی کی شاید ہی کوئی حافظ الحدیث رہ گیا ہو جس نے مسند نہ لکھی ہو،، بعض نے ان مسانید کی ابواب بندی کی مثلا ابن ابی شیبہ وغیرہ۔۔۔۔

جب امام بخاری نے ان کتب کو ملاحظہ کیا تو وضع کے اعتبار سے ان کو اچھا پایا لیکن چونکہ ان میں کثیر ضعیف احادیث بھی شامل تھیں اس لیے امام بخاری نے صحیح احادیث کو جمع کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔

سوال::: ابن اثیر نے اپنی کتاب جامع الاصول میں محدثین کے احادیث جمع کرنے کے بارے میں مختلف مقاصد واغراض بیان کیے ہیں،، ان کو تفصیلا سپرد قلم کریں۔۔۔۔

جواب:::

(1) بعض لوگوں نے احادیث کو اس لیے مدون کیا تاکہ ان کے الفاظ کو حفظ کیا جائے اور ان سے احکامات نکالے جائیں جیسا کہ عبید اللہ بن موسی نے کیا۔۔۔۔

بعض آئمہ مثلا امام احمد بن حنبل وغیرہ نے احادیث کو مسانید میں راویوں کے اعتبار سے جمع کیا،، وہ مسند ابو بکر کا باب باندھتے اور ان کی تمام احادیث اس میں جمع کر دیتے پھر اسی طرح بقیہ صحابہ کی روایات کو جمع کیا۔۔۔۔۔

(2) بعض آئمہ نے اپنی کتب میں ابواب بندی کی اور اس کی مناسبت سے اس میں روایات کو جمع کر دیا مثلا نماز کے باب میں نماز والی احادیث جمع کر دیں اور زکوۃ والے باب میں اس کے مطابق احادیث کو لکھ دیا،، امام بخاری و مسلم نے بھی اس طریقے کو اپنایا،، یہ طریقہ دو اعتبار سے آسان ہے:::

پہلی وجہ

بعض اوقات انسان حدیث کا معنی جانتا ہے لیکن اس کے راوی کو نہیں جانتا تو اگر اس ترتیب سے احادیث کو جمع کیا ہو گا تو وہ اپنی مطلوبہ حدیث آسانی سے ڈھونڈ لے گا۔۔۔۔

دوسری وجہ

جب کوئی حدیث کتاب الصلاۃ میں لکھ دی گئی تو دیکھنے والا فوراً یہ سمجھ جائے گا کہ اس حدیث کا تعلق نماز کے احکام سے ہے لہذا اسے زیادہ غور و فکر کی حاجت نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

(3) بعض محدثین نے ایسی احادیث کا استخراج کیا جو لغوی الفاظ اور مشکل معانی پہ مشتمل تھیں تو انہوں نے احادیث کے غریب الفاظ کی تشریح کی اور ان کے معانی کو بیان کیا،، یہ محدثین محض ان ابحاث تک ہی محدود رہے انہوں نے احادیث کے احکام سے کوئی تعرض نہیں کیا مثلا:::عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ وغیرہ

(4) بعض علماء نے احادیث کے احکام اور فقہاء کی آراء پہ زیادہ توجہ دی مثلا احمد بن محمد خطابی وغیرہ۔۔۔۔

(5) بعض نے احادیث کے محض غریب الفاظ کو ذکر کیا متن کو چھوڑ دیا مثلا:::احمد بن محمد ھروی

(6) بعض نے ان احادیث کی تخریج کی جو ترغیب و ترہیب اور احکامات شرعیہ پہ مشتمل تھیں مثلا:::امام بغوی

ان کے علاوہ بقیہ آئمہ کے بھی اپنی کتب میں مختلف انداز و مقاصد تھے۔۔۔۔۔

سوال::: ابن اثیر کا علم حدیث کے عروج و زوال پہ تفصیلی کلام کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: ابن اثیر فرماتے ہیں کہ جب فتوحات بڑھ گئیں اور صحابہ کرام مختلف علاقوں میں چلے گئے، حفظ و ضبط کم ہو گیا تو علماء احادیث مدون کرنے کی جانب متوجہ ہوئے،، امام مالک، عبدالملک بن جریج، ربیع بن صبیح اور دیگر علماء نے احادیث کو مدون کیا باقاعدہ کتب تصنیف فرمائیں یوں تدوین حدیث کا کام بڑھتا رہا آخر کار امام بخاری اور امام مسلم کا زمانہ آن پہنچا،، ان دونوں آئمہ نے اپنی کتب میں صحیح احادیث کو جمع کیا اور اپنی کتب کا نام """الصحیح من الحدیث"""رکھا،، یہ پہلی شخصیات تھیں جنہوں نے اپنی کتابوں کا یہ نام رکھا۔۔۔۔۔

اللہ عزوجل نے ان دونوں کو مشرق و مغرب میں اچھی مقبولیت عطا فرمائی،، ان کے بعد تصنیف و تالیف میں مزید تیزی آگئی لوگوں کے اغراض و مقاصد مختلف ہو گئے،، ان کے بعد امام ترمذی، امام نسائی، ابن ماجہ، امام ابوداؤد وغیرہ نے احادیث پہ کتب لکھیں،، یہ زمانہ اس علم کو حاصل کرنے میں تمام زمانوں کا نچوڑ تھا پھر اس کے بعد یہ طلب کم ہوتی گئی جزبات سست پڑ گئے،، ہمارے زمانے تک اس علم کو حاصل کرنے میں مزید کمی آگئی اور اس کمی میں مزید اضافہ ہو گا۔۔۔۔

سوال::: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تدوین حدیث میں کیا کردار ادا فرمایا؟؟؟

جواب::: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں ان کے حکم سے سب سے پہلے احادیث کو مدون کرنے والے ابن شہاب زہری ہیں۔۔۔۔

امام مالک اپنی موطا میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابو بکر بن محمد کی جانب خط لکھا کہ آپ حدیث رسول، سنت رسول یا حدیثِ عمرو غیرہ میں غور و فکر کریں مجھے علماء کے اٹھ جانے اور علم کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔۔۔۔۔

سوال::: سب سے پہلے مسند کس نے لکھی؟؟؟

جواب::: اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے،، امام دار قطنی فرماتے ہیں کہ نعیم نے لکھی،، خطیب نے اسد بن موسی کا نام لیا،، حاکم کہتے ہیں کہ عبید اللہ سب سے پہلے مسند لکھنے والے ہیں عقیلی کا کہنا ہے کہ یحیٰی حمانی نے لکھی،، ابن عدی نے کہا کہ کوفہ میں سب سے پہلے لکھنے والے عبید اللہ ہیں بصرہ میں سب سے پہلے لکھنے والے مسدد ہیں اور مصر میں سب سے پہلے لکھنے والے اسد ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: سب سے پہلے صرف صحیح احادیث پہ کتاب لکھنے والے کون ہیں؟؟؟

جواب::: امام بخاری

سوال::: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنا احادیث لکھنے کا ارادہ ترک کیوں فرمایا؟؟؟

جواب::: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے احادیث لکھنے کا ارادہ کیا اور اس معاملے میں صحابہ کرام سے مشورہ لیا تو صحابہ کرام نے یہ کام کرنے کا مشورہ دیا،، پھر حضرت عمر ایک ماہ ٹھہرے اور اللہ پاک سے استخارہ کرتے رہے،، ایک دن آپ نے فرمایا"""تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے سامنے کتاب السنن کا تذکرہ کیا تھا،، پھر مجھے یاد آیا کہ تم سے پہلے اہل کتاب نے کتاب اللہ کے ساتھ کچھ کتب لکھیں اور انہی میں مشغول ہو گئے کتاب اللہ کو چھوڑ دیا،، پس میں کتاب اللہ سے کسی کتاب کو نہیں ملاؤں گا اور انہوں نے کتاب السنن لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا"""۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا صحابہ اور کبار تابعین احادیث لکھا کرتے تھے؟؟؟

جواب::: صحابہ اور تابعین کتاب الصدقات کے علاوہ بقیہ احادیث کو نہیں لکھتے تھے بلکہ زبانی یاد کرتے تھے۔۔۔۔

سوال::: سب سے پہلے آثار اور تفسیر کے حروف کے بارے میں کس نے کتاب لکھی؟؟؟

جواب::: سب سے پہلے ابن جریج نے آثار اور تفاسیر کے حروف پہ کتاب لکھی،، پھر معمر بن راشد صنعانی نے لکھی اس میں انہوں نے بکھری ہوئی احادیث کو جمع کیا،، پھر امام مالک نے مدینہ میں موطا لکھی،، پھر ابن عیینہ نے قرآن پاک کے حروف کے بارے میں کتاب الجامع والتفسیر لکھی،، اس عرصے میں سفیان ثوری نے بھی مواد جمع کر کے کتاب تصنیف کی۔۔۔۔

((الفائدۃ الرابعۃ))

سوال::: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کون سی کتاب زیادہ صحیح ہے؟؟؟

جواب::: بخاری شریف صحیح مسلم سے زیادہ صحیح ہے۔۔۔

سوال::: صحت کے اعتبار سے احادیث کے مراتب بیان کریں۔۔۔

جواب::: صحت کے اعتبار سے احادیث کو سات درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے:::

(1)سب سے زیادہ صحیح وہ حدیث ہوتی ہے جس پہ امام بخاری و مسلم دونوں متفق ہوں۔۔۔

(2)وہ حدیث جسے صرف امام بخاری نے بیان کیا ہو۔۔۔۔

(3)وہ حدیث جسے صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

(4)وہ حدیث جو ان دونوں کی شرائط پہ پوری اترے۔۔۔

(5)وہ حدیث جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق ہو۔۔۔۔

(6)وہ حدیث جو امام مسلم کی شرائط پہ پوری اترے۔۔۔

(7)ان کے بعد بقیہ صحیح احادیث کا نمبر آتا ہے۔۔۔۔

اعتراض::: بعض محدثین نے صحیح مسلم کو بخاری پہ فضیلت دی ہے،، ان کے بارے میں کیا کہیں گے؟؟؟

جواب::: اگرانہوں نے صحت کے اعتبار سے مسلم کو بخاری پہ فضیلت دی تو یہ بات غلط ہے کیونکہ بخاری مسلم سے زیادہ صحیح ہے،، اگر کسی اور وجہ سے مسلم کو بخاری پہ فضیلت دی ہے تو یہ ایک امر خارج ہے یہاں صرف صحت کی بات ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

اعتراض::: آپ کا کہنا ہے کہ احادیث کی اصح ترین کتب بخاری و مسلم ہیں جبکہ امام شافعی نے مؤطاامام مالک کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔۔۔۔

جواب::: امام شافعی کا یہ قول اس وقت کا ہے جب بخاری و مسلم لکھی نہیں گئی تھیں،، لہذا یہ اعتراض لغو ہے۔۔۔۔

سوال::: بخاری کو مؤطاامام مالک پہ کیوں فضیلت دی گئی ؟؟؟

جواب::: بخاری کو مؤطاامام مالک پہ صحت کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے،، امام مالک سند میں انقطاع کو عیب نہیں سمجھتے اس لیے انہوں نے اپنی کتاب کے اصل موضوع میں مرسل اور منقطع روایات بھی بیان کی ہیں جبکہ امام بخاری نے ان روایات کو محض تعلیقات میں بیان کیا ہے کتاب کے اصل موضوع میں صرف صحیح احادیث بیان کی ہیں،، اگرچہ بعض محدثین کے نزدیک منقطع روایت سے بھی دلیل پکڑی جاسکتی ہے لیکن متصل اس سے زیادہ قوی ہے اس لیے صحیح بخاری کو مؤطاامام مالک پہ ترجیح دی گئی۔۔۔۔

((باب وقوت الصلاۃ))

سوال::: نماز کے پانچوں اوقات کے بارے میں حدیث بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن رافع نے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں،، جب تمہارا سایہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو،، جب تمہارا سایہ دو مثل ہو جائے تو عصر کی نماز ادا کرو،، مغرب ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے،، تمہارے اور رات کے تہائی حصے کے درمیان والے وقت میں نماز عشاء ادا کرو((تمہارے وقت سے مراد غروب شفق ہے)) پس جب تم آدھی رات تک سو جاؤ تو تمہاری آنکھیں((مزید)) نہ سوئیں اور فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھو۔۔۔۔۔

سوال::: امام اعظم کے نزدیک عصر کا وقت کب داخل ہوتا ہے ؟؟؟

جواب::: جب ہر چیز کا سایہ اصلی دو مثل ہو جائے تو ان کے نزدیک عصر کا وقت شروع ہو جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: امام اعظم کے نزدیک فجر کا مستحب وقت بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب::: امام اعظم کے نزدیک فجر کو سفید کر کے پڑھنا مستحب ہے اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے"" نماز فجر کو سفید کر کے پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ اجر ہے""۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ نماز فجر کو سفیدی میں پڑھنے پہ صحابہ کرام کا اجماع تھا۔۔۔۔۔

سوال::: نماز عصر کو جلدی ادا کرنا چاہیے یا تاخیر سے؟؟؟اختلاف آئمہ تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام شافعی اور امام مالک کے مؤقف کے مطابق نماز عصر کو جلدی ادا کرنا چاہیے۔۔۔۔

پہلی دلیل::: عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے اس حال میں کہ سورج بلند ہونے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوتا((یعنی سورج کی روشنی دیواروں پہ بلند ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر ادا کر لیا کرتے تھے))۔۔۔۔

دوسری دلیل::: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم((نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ))نماز عصر ادا کرتے اور پھر ((ہم میں سے))ایک شخص بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا اور ان کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔۔۔۔۔

احناف کے نزدیک نماز عصر کو مؤخر کر کے ادا کرنا افضل ہے،، جن دلائل کو شوافع اور مالکیہ نے اپنے دلائل بنایا انہی میں تاویل کر کے ہم ان کو اپنے حق میں دلائل بنا لیتے ہیں،، حضرت عائشہ والی روایت سے یہ بات بلکل ثابت نہیں ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر جلدی ادا فرماتے تھے کیونکہ حجرہ مبارک کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج کی روشنی غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے دیواروں پہ بلند ہوتی تھی،، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی ان کے مؤقف کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس سے بنی عمرو بن عوف کا تاخیر سے نماز عصر ادا کرنا ثابت ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: عصر کو عصر کیوں کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: نماز عصر کو عصر اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اسے مؤخر کر کے ادا کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

((باب القراءۃ فی الصلاۃ خلف الامام))

سوال::: امام کے پیچھے مقتدی کا قراءت کرنے کے حوالے سے علماء کرام کے مؤقفات تحریر کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف::: امام شافعی جب عراق میں تھے تو ان کے نزدیک سری نمازوں میں مقتدی کے لیے قراءت جائز تھی جہری نماز میں ناجائز تھی،،جب امام شافعی مصر آئے تو ان کا مؤقف یہ ہو گیا کہ سری و جہری دونوں میں قرات کرنا واجب ہے۔۔۔۔۔

امام مالک کا مؤقف::: سری نماز میں مقتدی کے لیے قرأت کرنا مستحب ہے جہری نماز میں مقتدی قرات نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

امام احمد بن حنبل کا مؤقف::: امام احمد بن حنبل کے نزدیک سری نماز میں مقتدی قرأت کرے گا اور جہری نماز میں اگر اسے امام کی آواز آئی تو قرأت نہیں کرے گا ورنہ کرے گا۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف::: احناف کے نزدیک سری جہری دونوں نمازوں میں مقتدی کا قرأت کرنا جائز نہیں اور یہی جمہور صحابہ و تابعین کا مذہب ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: جو علماء نماز میں مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز سمجھتے ہیں ان کے دلائل ذکر کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

دلیل نمبر1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں"""۔۔۔۔۔

دلیل نمبر2 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا """کیا تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ قرأت کی؟؟؟"""ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے((قرأت کی))تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""بے شک میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہے میں قرآن سے جھگڑ رہا ہوں؟؟؟"""پس اس کے بعد لوگ جہری نماز میں رسول اللہ کے ساتھ قرأت کرنے سے رک گئے۔۔۔۔۔

دلیل نمبر3 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا"""جس نے نماز پڑھی اور اس میں فاتحہ کی قرأت نہ کی تو وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے"""راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے عرض کی کہ بعض دفعہ میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں((تو کیا کروں))؟؟؟حضرت ابوہریرہ نے میری کلائی پکڑی اور فرمایا اے فارسی اسے اپنے

دل میں پڑھ،،بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ پاک نے فرمایا:::میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا پس نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا،،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""قرأت کیا کرو،،بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو رب کہتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی،،بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم رب کہتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی ،،بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین رب کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی،،بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین پس یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا،،بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پس یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا۔۔۔۔۔

سوال::: احناف کے دلائل ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: احناف کا مؤقف ہے کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کی جائے گی۔۔۔۔۔

دلیل نمبر 1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی پس امام کی قرأت اس کی قرأت ہے""۔۔۔۔۔

دلیل نمبر 2 حضرت ابن عمر کا کہنا ہے""جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اسے امام کی قرأت کافی ہے""۔۔۔۔۔

دلیل نمبر 3 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے حوالے سے سوال کیا گیا تو فرمایا""خاموش رہو،،پس بے شک یہ نماز میں مشغولیت ہے تمہیں تمہارا امام کافی ہو گا""۔۔۔۔۔

سوال::: امام کے پیچھے قرأت کرنے کی وعید بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں""جو امام کے پیچھے قرأت کرے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو""۔۔۔۔۔

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں""جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی کوئی نماز نہیں""۔۔۔۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں """ مجھے یہ پسند ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو"""۔۔۔۔۔۔

((باب صلاۃ الخوف))

سوال::: صلاۃ الخوف کا طریقہ بیان کریں۔۔۔

جواب::: نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام اور لوگوں کا ایک گروہ آئے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے،،اس دوران دوسرا گروہ دشمن سے لڑتا رہے،،جب پہلے گروہ کے لوگ ایک رکعت ادا کر لیں تو وہ دشمن کے سامنے چلے جائیں اور سلام نہ پھیریں اس دوران دوسرا گروہ آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے،،دوسری رکعت مکمل کر کے امام سلام پھیر دے جبکہ دوسرا گروہ سلام نہ پھیرے بلکہ دشمن سے لڑنے چلا جائے اور پہلا گروہ آئے اور لاحق کی حیثیت سے اپنی دوسری رکعت ادا کرے،،ان کے بعد پھر دوسرا گروہ آئے اور مسبوق کی حیثیت سے اپنی پہلی رکعت ادا کرے۔۔۔۔۔

سوال::: صلاۃ الخوف کا یہ طریقہ کن آئمہ کے نزدیک مشروع ہے؟؟؟

جواب::: یہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مشروع ہے،،امام مالک کے مطابق صلاۃ الخوف اس طریقے پہ ادا نہیں کی جائے گی بلکہ ان کا ایک الگ طریقہ ہے۔۔۔۔

((ابواب الجنائز))

((باب المرأۃ تغسّل زوجھا))

سوال::: کیا عورت اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں عورت اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے((کیونکہ اس کا ابھی نکاح ختم نہیں ہوا ہوتا))اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کے وصال کے بعد ان کی بیوی حضرت اسماءبنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔۔۔۔

سوال::: کیا شوہر اپنی بیوی کو موت کے بعد غسل دے سکتا ہے؟؟؟

جواب::: اس مسئلہ میں اختلاف ہے،،امام شافعی،امام مالک،امام احمد اور دیگر آئمہ کے نزدیک شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے جبکہ احناف،امام اوزاعی اور سفیان ثوری کے نزدیک شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا نکاح ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا میت کو غسل دینے والے پہ غسل کرنا لازم ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت اسماءبنت عمیس اپنے شوہر کو غسل دے کر فارغ ہوئیں اور مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے دار ہوں اور آج سردی بھی ہے تو کیا مجھ پہ غسل کرنا لازم ہے؟؟؟انہوں نے جواب دیا نہیں۔۔۔۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ میت کو غسل دینے والے پہ غسل لازم نہیں ہوتا،،ہاں اگر میت کو غسل دیتے وقت کچھ چھینٹے وغیرہ لگ جائیں تو ان کو دھولیا جائے۔۔۔۔۔

((باب مایکفن بہ المیت))

سوال::: مرد وعورت کا کفنِ سنت کفنِ کفایہ اور کفنِ ضرورت بیان کریں۔۔۔

جواب::: مرد کے سنت کفن میں تین کپڑے شامل ہیں:::

(1)ازار

(2)لفافہ

(3) قمیص

مرد کے کفنِ کفایت میں دو کپڑے شامل ہیں:::

(1)ازار

(2)لفافہ

((میت کودو کپڑوں میں کفن دیناہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہے لیکن اگر مجبوری ہو تو پھر دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے گا
))۔۔۔۔

عورت کے سنت کفن میں پانچ کپڑے شامل ہیں:::

(1)سینہ بند

(2)اوڑھنی

(3)لفافہ

(4)ازار

(5) قمیص

عورت کے کفنِ کفایت میں تین کپڑے آتے ہیں:::

(1)لفافہ

(2)ازار

(3)اوڑھنی

سوال::: میت کے کفن کے بارے میں کوئی حدیث بیان کریں۔۔۔

جواب::: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میت کو قمیص اور ازار پہنائی جائے اور تیسرے کپڑے میں لپیٹا جائے،،اگر صرف ایک کپڑا ہو تو اسی میں کفن دیا جائے گا۔۔

سوال::: میت کا ازار کس طرح کا ہونا چاہیے؟؟؟

جواب::: امام محمد فرماتے ہیں کہ میت کا ازار لفافے کی طرح ہونا چاہیے زندہ شخص کی طرح نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

((باب المشی بالجنائزوالمشی معھا))

سوال::: جنازے کو تیزی کے ساتھ لے کر جانا چاہیے یا آہستگی سے ؟؟؟

جواب::: امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق جنازے کو تیزی کے ساتھ لے کر چلنا زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔

دلیل::: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا""اپنے جنازوں کو تیزی سے لے کر چلو پس بے شک وہ خیر ہے جسے تم آگے پیش کروگے یا شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دوگے""۔۔۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء جنازے کے ساتھ کس طرح چلا کرتے تھے ؟؟؟

جواب::: زھری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے،،خلفاء اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔۔۔۔۔

ربیعہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کے جنازے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے آگے چلتے دیکھا۔۔۔۔۔

سوال::: جنازے کے ساتھ چلنے میں کیا کیفیت ہونی چاہیے ؟؟؟اختلاف آئمہ کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس بارے میں چار مذاھب ہیں:::

(1)بندے کو اختیار ہے جیسے چاہے چلے،،امام بخاری اسی قول کی طرف مائل ہیں۔۔۔۔

(2)امام احمد بن حنبل کے مطابق پیدل شخص کے لیے جنازے سے آگے چلنا افضل ہے اور سوار کے لیے جنازے سے پیچھے چلنا افضل ہے۔۔۔۔

(3)امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔۔۔۔

(4)احناف اور امام اوزاعی کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔۔۔۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنا اچھا عمل ہے لیکن پیچھے چلنا زیادہ افضل ہے۔۔۔۔۔

((باب المیت لا یتبع بنار بعد موتہ أو مجمرۃ فی جنازتہ))

سوال::: میت کے ساتھ آگ لے کر جانا یا جنازے کو دھونی دینے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جمہور کے مطابق میت کے ساتھ آگ لے کر جانا یا جنازے کو دھونی دینا ناجائز ہے۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میت کی موت کے بعد اس کے پیچھے آگ لے کر جانے سے اور اس کے جنازے میں دھونی دینے سے منع فرمایا۔۔۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب چیزیں زمانہ جاہلیت کے شعار ہیں اور یہ نصاری کا فعل ہے تو ان کی تشبیہ سے بچنے کے لیے اس سے منع کیا گیا۔۔۔

((باب القیام للجنازۃ))

سوال::: جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونا جائز نہیں اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ ابتدائے اسلام میں تھا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عمل کو ترک فرمادیا تھا جیسا کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے ((یعنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عمل ترک فرمادیا تھا))۔۔۔۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ عمل منسوخ ہے لہذا اس پہ عمل نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

((باب الصلاۃ علی المیت والدعاء))

سوال::: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کس طرح نماز جنازہ ادا فرمایا کرتے تھے؟؟؟

جواب::: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ کس طرح نماز جنازہ ادا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میں اللہ کی قسم تمہیں اس کی خبر کرتا ہوں،، میں جنازے کے گھر سے اس کے پیچھے چلتا ہوں جب وہ رکھ دیا جاتا ہے تو میں تکبیر کہتا ہوں اللہ کی تعریف

کرتاہوں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ درود پاک پڑھتاہوں پھر میں کہتاہوں::: اے اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے رسول ہیں اور تو اسے زیادہ جانتا تھا اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں مزید اضافہ فرما اور اگر یہ گناہگار تھا تو اس کی خطاؤں سے در گزر فرما، اے اللہ!!! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈالنا۔۔۔۔

سوال::: کیا نماز جنازہ میں قرأت کی جائے گی؟؟؟

جواب::: احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں قرأت نہیں کی جائے گی،، دلیل یہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے۔۔۔۔

شوافع کے نزدیک سورۃ فاتحہ کی قرأت کرنا فرض ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے""سورۃ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں""۔۔۔۔۔

سوال::: نماز جنازہ کے سلام کی کیفیت بیان کریں۔۔۔

جواب::: نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرا جائے گا اور یہ اتنی آواز سے کہا جائے گا کہ قریب کھڑا شخص سن لے((یعنی نماز جنازہ کا سلام جہری طور پر کہا جائے گا))۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جنازہ پڑھ لیتے تو((اتنی آواز سے))سلام پھیرتے حتیٰ کہ پاس کھڑا شخص سن لیتا۔۔۔

امام مالک، امام احمد اور دیگر آئمہ کا کہنا ہے کہ سلام دونوں طرف نہیں پھیرا جائے گا بلکہ محض ایک جانب ہی پھیرا جائے گا اور امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ کا سلام جہری طور پر نہیں بلکہ سری طور پر کہا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد جب تک سورج غروب ہونے کے قریب نہ ہو جائے تب تک نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ ادا کرتے جب دونوں نمازوں کو ان کے وقت میں ادا کر لیا جاتا۔۔۔۔

((باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد))

سوال::: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""جس نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کی اس کی کوئی نماز نہیں""۔۔۔۔

مدینہ شریف میں نماز جنازہ ادا کرنے کی جگہ مسجد سے الگ بنی ہوئی تھی اور اسی جگہ پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز جنازہ ادا کیا گیا تھا۔۔۔۔

اعتراض::: آپ نے کہا کہ مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں ادا کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا جنازہ بھی مسجد میں ادا کیا گیا تھا۔۔۔۔

جواب::: ان کا یہ فعل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے منسوخ ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے،،دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا جنازہ فتنہ کے خوف کی وجہ سے مسجد میں ادا کیا گیا تھا۔۔۔۔

((باب یحمل الرجل المیت أو یحنطہ أو یغسّلہ ھل ینقض ذلک وضوءہ))

سوال::: کیا میت اٹھانے،اسے غسل دینے یا خوشبو لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟؟؟

جواب::: اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی اور ان کا جنازہ اٹھایا پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی وضو نہیں کیا((تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کاموں سے وضو نہیں ٹوٹتا))۔۔۔۔

ایک روایت کا جواب::: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے میت کو غسل دیا وہ خود غسل کرے اور جس نے میت کو اٹھایا وہ وضو کرے۔۔۔۔

یہ روایت احتیاط یا استحباب پہ محمول ہے۔۔۔۔

((باب الرجل تدرکہ الصلاۃ علی الجنازۃ وھو علی غیر وضوء))

سوال::: بغیر وضو نماز جنازہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: بغیر وضو نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے""مرد بغیر طہارت کے نماز جنازہ ادا نہ کرے""۔۔۔۔۔۔

سوال::: اگر جنازہ کی ادائیگی کے وقت کسی کو حدث لاحق ہو گیا اور وضو کرنے کی صورت میں نماز جنازہ فوت ہو جائے گی تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟؟؟

جواب::: مذکورہ صورت میں وہ تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

((باب الصلاۃ علی المیت بعد ما یدفن))

سوال::: جنازے میں کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟؟؟

جواب::: جنازے میں چار تکبیریں ہوتی ہیں کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی تو چار تکبیرات کہی تھیں۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی میت پہ جنازہ ادا کیا جا چکا ہے تو کیا اس کا اعادہ کرنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: جس میت پہ نماز جنازہ ادا ہو چکی اس پہ دوبارہ نماز نہیں پڑھی جا سکتی،،وہ روایت جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کی تدفین کے بعد اس پہ دوبارہ نماز جنازہ ادا کی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے اس روایت سے نماز جنازہ کے اعادے کی دلیل نہیں لی جا سکتی جیسا کہ امام شافعی،امام احمد اور امام مالک کی ایک شاذ روایت کے مطابق انہوں نے اس حدیث سے جنازے کے اعادے پہ دلیل پکڑی ہے۔۔۔۔

سوال::: غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ جنازے کے وقت میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔۔۔۔

وہ روایت جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کا غائبانہ جنازہ ادا کیا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے۔۔۔۔

اس روایت کے کئی اور جوابات بھی دیئے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس وقت نجاشی کی میت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دی گئی تھی اور انہوں نے اس پہ نماز جنازہ ادا کی تھی۔۔۔۔

((باب ماروی أن المیت یعذب ببکاء اهله))

سوال::: کیا میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اسے عذاب دیا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے"""ولا تزر وازرۃ وزر اخری"""((یعنی ایک جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی))۔۔۔۔

اعتراض::: آپ نے کہا کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جاتا جبکہ حضرت ابن عمر کا فرمان ہے"""تم اپنے مردوں پر نہ رو،بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے"""۔۔۔۔

جواب::: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن عمر کی یہ روایت بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا اللہ ابن عمر کی مغفرت کرے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ وہ بھول گئے یا ان سے خطا ہو گئی معاملہ یوں ہوا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے پہ گزرے جس پہ رویا جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا"""بے شک یہ لوگ اس پہ رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے"""((یعنی رونے کا تعلق عذاب سے نہیں لیکن ابن عمر نے یہ سمجھ لیا کہ شاید وہ عذاب رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا))۔۔۔۔۔

((باب القبر یتخذ مسجدا أو یصلی الیه أو یتوسد))

سوال::: قبروں کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: یہ جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے """اللہ پاک یہودیوں کو ہلاک کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا"""۔۔۔۔

اعتراض::: صحیح مسلم کی حدیث میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے """تم قبروں پہ نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرو""" جبکہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم قبر کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے اور اس پہ آرام فرماتے تھے۔۔۔۔

جواب::: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قبر سے ٹیک لگانا اور اس پہ آرام فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث میں وارد ہونے والی نہی تنزیہی ہے یعنی قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا جاسکتا ہے،،دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں جس جلوس سے منع کیا گیا ہے وہاں سے مراد قبر پہ پیشاب پائخانہ کے لیے بیٹھنا ہے مطلقاً بیٹھنے سے منع نہیں کیا گیا اور اس بات کی تائید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پہ پیشاب یا پاخانے کے لیے بیٹھنے سے منع فرمایا۔۔۔۔

((باب الکنز))

سوال::: کنز کی لغوی اور شرعی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

لغوی تعریف::: کنز کا لغوی معنی ہے """جمع کرنا"""،،ہر وہ مال جسے جمع کیا جاتا ہے کنز کہلاتا ہے۔۔۔۔

شرعی تعریف::: جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کنز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہ کی جائے کنز کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: زکوۃ نہ دینے والے کے بارے میں حدیث مبارک میں کیا وعید آئی ہے ؟؟؟

جواب::: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اس کے مال کو بروز قیامت بڑے گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی جس پہ دو نقطے ہوں گے وہ اس شخص کا پیچھا کرے گا یہاں تک کے اسے پالے گا اور کہے گا """میں تمہارا خزانہ ہوں"""۔۔۔۔۔

((باب زکاۃ الفطر))

سوال::: آئمہ اربعہ کے نزدیک فطرانہ کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: احناف کے نزدیک فطرانہ واجب ہے جبکہ بقیہ کے نزدیک فرض ہے۔۔۔۔

سوال::: فطرانہ کس پہ واجب ہے؟؟؟نیز اس کی مقدار کیا ہو گی؟؟؟

جواب::: جب آزاد، عاقل، بالغ مسلمان ضروریات اصلیہ سے ہٹ کر نصاب کا مالک ہو جائے تو اس پہ اپنا اور اپنی چھوٹی اولاد کا صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

احناف کے نزدیک گندم، ستو، کشمش، اور آٹے کا آدھا صاع بطور فطرانہ دینا ہو گا جبکہ کھجور اور جو میں ایک صاع واجب ہے۔۔۔۔

شوافع کے نزدیک تمام چیزوں میں ایک صاع دینا ہو گا۔۔۔۔

سوال::: صدقہ فطر کس وقت دینا چاہیے؟؟؟آئمہ اربعہ کا مؤقف لکھیں۔۔۔۔

جواب::: احناف کے نزدیک عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے،، اگر جواز کی بات کی جائے تو سال کے شروع میں بھی دینا جائز ہے۔۔۔۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے فطرانہ کا مال جو ان کے پاس جمع ہوتا تھا بھیج دیتے تھے۔۔۔۔۔

مالکیہ اور اکثر حنابلہ کے نزدیک عید سے ایک یا دو دن پہلے دیا جا سکتا ہے اس سے پہلے اگر دیا جائے گا تو ادا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

امام شافعی کے نزدیک رمضان کے شروع سے صدقہ فطر دینے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

((باب القران بین الحج والعمرۃ))

سوال::: قران کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: لغوی معنی ہے دو چیزوں کو جمع کرنا

شرعی معنی ہے ایک ہی سفر میں ایک ہی احرام کے ساتھ حج و عمرہ کرنا۔۔۔۔

سوال::: حج کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟اوران میں سے کون ساحج افضل ہے؟؟؟

جواب::: حج کی تین اقسام ہیں:::

(1)حج افراد

(2)حج تمتع

(3)حج قران

مالکیہ اور شوافع کے نزدیک حج افرادافضل ہے حنابلہ کے نزدیک حج تمتع افضل ہے جبکہ احناف کے نزدیک حج قران افضل ہے۔۔۔۔

سوال::: حج قران کا ثبوت حدیث سے پیش کریں۔۔۔

جواب::: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ جن صحابہ نے حجۃالوداع کے موقع پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیاان میں سے بعض نے حج کااحرام باندھا بعض نے عمرے کااور بعض نے حج اور عمرے کو جمع کیا،،پس جس نے عمرے کااحرام باندھا تھااس نے ((عمرہ کرنے کے بعد))احرام اتار دیااور جس نے حج کا باندھا تھااس نے((مناسک حج ادا کرنے کے بعد))احرام اتار دیااور جنہوں نے حج و عمرہ کااحرام اکٹھا باندھا تھاانہوں نے احرام نہیں اتارا۔۔۔۔

سوال::: امام محمد اپنے قول""عامۃالفقہاء""سے کیا مراد لیتے ہیں؟؟؟

جواب::: اس سے مراد عراق اور کوفہ کے اکثر فقہاء ہوتے ہیں۔۔۔

سوال::: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کس فتنے میں عمرے کے لیے نکلے؟؟؟

جواب::: آپ رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے فتنے میں عمرہ کرنے نکلے تھے۔۔۔

سوال::: حج قران کے افضل ہونے پہ دلیل پیش کریں۔۔۔

جواب::: حضرت صدقہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سنا، ہم ان کی بارگاہ میں یوم ترویہ سے دو یا تین دن پہلے حاضر ہوئے تھے اور آپ کی بارگاہ میں لوگ مسائل پوچھنے کے لئے آرہے تھے اتنے میں ایک یمنی شخص حاضر ہوا جس کے بال پراگندہ تھے عرض کرنے لگا اے ابو عبدالرحمن! میں نے اپنے بال گوندھ لئے ہیں اور میں نے فقط عمرے کا احرام باندھا ہوا ہے تو آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اگر میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا جب تم نے احرام باندھا تھا تو میں تمہیں حج و عمرہ کے احرام باندھنے کا حکم دیتا اور جب تو بیت اللہ شریف آتا تو طواف کرتا اور صفا و مروہ کی سعی کرتا تو بدستور احرام میں ہی ہوتا، تیرے لئے یوم نحر سے قبل کوئی شے حلال نہ ہوتی اور تم اپنی قربانی کو نحر کرتے اور ابن عمر نے ان سے فرمایا: تم اپنے گوندھے بالوں کو کتر ڈالو اور قربانی دے دو تو گھر میں سے ایک عورت نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن ھدی کیا ہوتی ہے؟ اس نے تین بار یہ سوال کیا آپ نے تین بار یہ ہی جواب دیا! راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابن عمر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے جانے کا ارادہ کر لیا تو فرمایا خدا کی قسم! اگر میں فقط ایک بکری ہی پاؤں تو اسے ذبح کرنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی حدیث کو حج قران کے افضل ہونے پہ دلیل بناتے ہیں جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔۔۔۔

سوال::: حج قران میں سعی اور طواف کو کتنی مرتبہ کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: احناف کے نزدیک دو دو مرتبہ سعی اور طواف کیا جائے گا جبکہ بقیہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک ایک ایک مرتبہ کیا جائے گا۔۔۔۔

احناف کی دلیل مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول ہے کہ انہوں نے قارن یعنی حج قران کرنے والے کو دو دو مرتبہ سعی اور طواف کرنے کا حکم دیا۔۔۔۔

سوال::: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس قول """ اپنے حج اور عمرے کے درمیان فرق کرو پس یہ تمہارے کسی شخص کے حج کے لیے زیادہ اتم ہے اور عمرے کے لیے زیادہ اتم ہے وہ یوں کہ وہ شخص حج کے مہینے کے علاوہ عمرہ کرے """ کا مطلب بیان کریں۔۔۔

جواب::: اس کا مطلب یہ ہے کوئی شخص عمرہ کر کے اپنے گھر لوٹ جائے اور پھر حج کرنے آئے اور حج کر کے اپنے اہل کی طرف لوٹ جائے،، یہ دونوں سفر حج قران سے افضل ہوں گے لیکن حج قران """ حج افراد اور تمتع """ سے افضل ہے۔۔۔۔

((باب المحرم یتزوج))

سوال::: محرم کے نکاح کے بارے میں اختلاف آئمہ مع دلائل تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: اھل مدینہ، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک محرم کا نکاح کرنا درست نہیں

دلیل::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کا پیغام بجھوائے اور نہ نکاح کروائے""۔۔۔۔۔

غطفان بن طریف کہتے ہیں کہ ان کے والد طریف نے حالت احرام میں نکاح کیا لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رد فرمادیا۔۔۔۔

احناف، عامۃالفقہاء، اہل عراق اور اہل مکہ کے نزدیک محرم کا نکاح درست ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا تھا، حالت احرام میں نکاح درست ہے البتہ جب تک حالت احرام میں ہے اس کو چھونا اور بوسہ کرنا جائز نہیں۔۔۔۔۔

((باب النکاح بغیر ولی))

سوال::: ولی کے بغیر عورت کے نکاح کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے لیے درست نہیں کہ وہ ولی، یا گھر والوں میں سے کسی صاحب رائے یا سلطان کی اجازت کے بغیر نکاح کرے۔۔۔۔

سوال::: ولی کی اجازت کے بغیر عورت کے نکاح کے بارے میں اختلاف آئمہ تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام محمد فرماتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں ہوگا، اگر عورت اور ولی میں جھگڑا ہو گیا تو سلطان اس کا ولی ہوگا۔۔۔۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے کفو میں نکاح کیا اور حق مہر میں کمی نہ کی تو اس کا نکاح کرنا جائز ہے، ان کی دلیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان کا یہ حصہ ہے""أو ذی الرائی من اھلھا""کیونکہ گھر کا صاحب رائے شخص ولی نہیں ہوتا لیکن اس کے

باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت سے نکاح درست قرار دیا،، اصل میں ولی یا کسی گھر والے کی اجازت کا مقصد یہ ہے کہ عورت غیر کفو میں نکاح نہ کرے اور حق مہر میں کمی نہ کرے تو جب عورت نے خود ہی ایسا کر دیا تو اس کا نکاح درست ہو گا۔۔۔۔

((کتاب الضحایا وما یجزئ منھا))

سوال::: ضحایا کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب::: ضحایا ""الضحیہ"" کی جمع ہے،، ایام نحر میں ثواب کی نیت سے جانور ذبح کرنا ضحایا کہلاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: بُدُن اور ثنی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: بدن سے مراد قربانی کا بڑا جانور اونٹ اور گائے ہے۔۔۔۔

ثنی اس جانور کو کہتے ہیں جس کے اگلے دو دانت ٹوٹ چکے ہو،، وہ اونٹ جو پانچ سال کا ہو چکا ہو اور چھٹے سال میں چل رہا ہو ثنی کہلائے گا،، گائے دو سال کی ہو گئی ہو تیسرے سال میں چل رہی ہو تو اسے ثنی کہا جائے گا،، بکری یا بھیڑا اگر دوسرے سال میں ہو تو اسے ثنی کہتے ہیں((البتہ بھیڑ کا بچہ اگر چھ ماہ کا ہو لیکن دیکھنے میں سال کا لگتا ہو تو اس کی قربانی بھی احناف کے نزدیک ہو جائے گی))۔۔۔۔

سوال::: ابن عمر رضی اللہ عنہ کس جانور کی قربانی کرنے سے منع فرماتے تھے؟؟؟

جواب::: وہ جانور جو اپنی عمر کو نہ پہنچا ہو((یعنی اس کے دانت نہ ٹوٹے ہوں))اور وہ جس کی خلقت میں کمی ہو ایسے جانور کی قربانی سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منع فرماتے تھے۔۔۔۔۔

سوال::: جس نے قربانی کی اور حج نہ کیا ہو کیا اس پہ سر منڈوانا واجب ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے ""جس نے قربانی کی اور حج نہ کیا اس پہ سر منڈوانا واجب نہیں""۔۔۔۔

سوال::: خصی جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: چاروں آئمہ کے نزدیک خصی کی قربانی کرنا جائز ہے۔۔۔

سوال::: جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اس کی طرف سے قربانی کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ایسے بچے کی جانب سے قربانی نہیں کی جائے گی اور یہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل تھا۔۔۔

((باب ما یکرہ من الضحایا))

سوال::: کن جانوروں کی قربانی کرنا مکروہ ہے؟؟؟

جواب::: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کن جانوروں کی قربانی سے بچا جائے؟؟؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک سے چار کا اشارہ کیا اور فرمایا:::

(1)وہ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو((امام محمد فرماتے ہیں اگر لنگڑا جانور اپنے ایک پاؤں پہ چل سکے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں))۔۔۔۔

(2)وہ کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو((امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر اس کی نصف سے زائد بینائی باقی ہے تو قربانی جائز ہے اگر نصف سے زائد بینائی جا چکی ہے تو قربانی جائز نہیں ہو گی))۔۔۔۔

(3)وہ بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو گئی ہو۔۔۔۔

(4)وہ کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔۔۔۔

((باب لحوم الاضاحی))

سوال::: تین دن بعد قربانی کا گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: تین دن بعد قربانی کا گوشت کھانا اور اسے جمع کرنا جائز ہے۔۔۔۔

اعتراض::: آپ نے کہاکہ تین دن بعد قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن بعد گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۔۔

جواب::: جی بلکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانے سے منع فرمایا تھا لیکن پھر اس کی اجازت دے دی تھی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے """میں نے تمھیں ان لوگوں کی وجہ سے قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا جو قربانی کے دنوں میں جمع ہوتے تھے پس اب تم کھاؤ، صدقہ کرو اور جمع کرو"""۔۔۔۔

سوال::: قربانی کا گوشت صدقہ کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہیے اور صدقہ بھی کرنا چاہیے،،احناف کے نزدیک تہائی سے کم صدقہ کرنا ناپسندیدہ ہے اگرچہ یہ جائز ہے۔۔۔۔

((باب الرجل یذبح اضحیتہ قبل أن یغدو یوم الاضحی))

سوال::: صبح ہونے سے پہلے یا نماز عید ادا کرنے سے پہلے کی جانے والی قربانی کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: دیہاتی کے لیے حکم ہے کہ وہ صبح ہونے کے بعد قربانی کرے اور اگر کوئی شخص ایسے شہر میں رہتا ہے جہاں نماز عید ادا کی جاتی ہے تو اس کے لیے نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں کیونکہ عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن صبح ہونے سے پہلے قربانی کر دی اور اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قربانی دوبارہ کرنے کا حکم دیا۔۔۔

((باب ما یجزئ من الضحایا عن أکثر من واحد))

سوال::: کیا ایک بکری کی قربانی ایک سے زائد لوگوں کی جانب سے کفایت کر جائے گی؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،ایک بکری کی قربانی ایک ہی شخص کی جانب سے کفایت کرے گی،،اگر کسی نے پورے گھر والوں کی جانب سے ایک بکری قربان کی تو وہ قربانی نہیں کہلائے گی یہی قول امام اعظم اور عام فقہاء کا ہے۔۔۔

سوال::: اونٹ اور گائے کتنے اشخاص کی جانب سے کافی ہوں گے ؟؟؟

جواب::: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات سات لوگوں کی جانب سے اونٹ اور گائے کی قربانی کی۔۔۔۔

اس حدیث سے امام محمد دلیل پکڑتے ہیں کہ اونٹ اور گائے سات سات لوگوں کی جانب سے قربانی اور ھدی میں کافی ہوں گے چاہے وہ سات لوگوں کا ایک تعلق ایک ہی گھر سے ہو یا مختلف گھروں سے۔۔۔

((باب الذبائح))

سوال::: کن آلات سے ذبح کرنا جائز ہے اور کن سے منع کیا گیا ہے ؟؟؟

جواب::: ہر وہ چیز جو جانور کی رگیں کاٹ کر اس کا خون بہادے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔۔۔

دلائل::: ایک شخص احد پہاڑ پہ دودھ والی بکری چرا رہا تھا کہ بکری کی موت کا وقت آگیا،، پس اس نے تیز لکڑی سے بکری کو ذبح کر دیا،، پھر اس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے کھانے کے بارے میں سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""اسے کھالو اس میں کوئی حرج نہیں""۔۔۔

اسی طرح جب ایک عورت نے پتھر سے بکری ذبح کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔

سوال::: دانت، ناخن اور ہڈی کے ذریعے ذبح کرنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب::: اس میں آئمہ کا اختلاف ہے:::

امام اعظم رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر دانت اور ناخن جسم سے جدا ہوں تو ذبح کرنا جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے،، اور اگر یہ جسم سے جدا نہ ہوں تو ذبح کرنا جائز نہیں اگر ذبح کیا تو جانور مردار ہو جائے گا۔۔۔۔

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ دانت اور ناخن سے ذبح کرنا جائز نہیں چاہے وہ جسم سے جدا ہوں یا جسم کے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔

((باب الرجل یسلم فیما یکال))

سوال::: بیع سلم کی تعریف اور اس کا حکم سپرد قلم کریں۔۔۔۔

جواب::: بیع سلم میں مشتری مبیع لینے سے پہلے بائع کو ثمن ادا کر دیتا ہے اور مقررہ مدت پہ بائع مشتری کو مبیع دے دیتا ہے۔۔۔۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مبیع کا وزن معلوم ہو، مدت معلوم ہو کہ کب مبیع کو حوالے کیا جائے گا تو یہ بیع بلکل جائز ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص مقررہ مدت تک معین بھاؤ پہ غلہ خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ مشتری کے پاس غلہ ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال::: کن ذرائع سے بیع سلم کا جواز ثابت ہوتا ہے ؟؟؟

جواب::: بیع سلم کا جواز قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس چاروں اصول فقہ سے ثابت ہوتا ہے۔۔۔۔۔

قرآن پاک میں اللہ پاک کا فرمان ہے:::

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

ترجمہ کنزالعرفان::: اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو۔۔۔۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" جو بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کیلِ معلوم اور وزنِ معلوم میں مقررہ مدت تک بیع سلم کرے""۔۔۔۔۔

تمام علماء کا اس کے جواز پہ اجماع ہے۔۔۔۔

قیاس یہ ہے کہ اس بیع میں عاقدین کا فائدہ ہے اور یہی چیز شرع کو مطلوب ہے لہذا یہ بیع جائز ہے۔۔۔۔۔

سوال::: پھل یا کھیتی کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیع کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب::: پھل یا کھیتی کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کی بیع نہیں کی جاسکتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کو خریدنے یا بیچنے سے منع فرمایا ہے۔۔۔۔

سوال::: بیع سلم کی کتنی اور کون سی شرائط ہیں؟؟؟

جواب::: بیع سلم کی چھ شرائط ہیں:::

(1) مبیع کی جنس معلوم ہو

(2) مبیع کا وصف معلوم ہو

(3) مبیع کی نوع معلوم ہو

(4) مبیع کی مقدار معلوم ہو

(5) مدت معلوم ہو کہ کب مبیع سپرد کی جائے گی

(6) ثمن کی مقدار معلوم ہو

((باب بیع البراءۃ))

سوال::: بیع براءت کی تعریف اور حکم تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: بائع کی طرف سے اس شرط پہ بیع کرنا کہ مبیع ہر عیب سے پاک ہے بیع براءت کہلاتی ہے،، یہ جائز ہے۔۔۔۔۔

سوال::: بیع براءت کرنے کے بعد اگر مبیع میں عیب نکل آیا تو کیا مشتری مبیع کو واپس لوٹا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: اس میں اختلاف ہے:::

احناف کے نزدیک اگر بیع براءت کے ساتھ چیز خرید لی گئی اور بعد میں کوئی عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو واپس کرنے کا کوئی حق نہیں،، بعض احناف کے نزدیک بیع کرنے کے بعد قبضے سے پہلے اگر مبیع میں کوئی عیب نکل آیا تو مشتری واپس کر سکتا ہے۔۔۔۔

شوافع اور مالکیہ کا وہی مؤقف ہے جو بعض احناف کا ہے۔۔۔

حنابلہ کے نزدیک اگر عیب نکل آیا تو مطلقاً مشتری مبیع کو واپس لوٹانے کا حق رکھتا ہے البتہ اگر بیع سے پہلے بائع نے عیب کے بارے میں بتادیا تھا اور مشتری اس عیب کو جاننے کے باوجود راضی تھا تو اب وہ مبیع کو نہیں لوٹا سکتا۔۔۔۔

سوال::: اہل مدینہ بیع براءت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: اہل مدینہ کے نزدیک بائع ہر اس عیب سے براءت کر سکتا ہے جسے وہ نہیں جانتا ہاں اگر کسی عیب کو جانتا تھا لیکن چھپائے رکھا تو اس سے بری نہیں ہوگا۔۔۔

((باب بیع الغرر))

سوال::: بیع غرر کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع غرر سے منع فرمایا۔۔۔

اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ ہر قسم کی بیع غرر فاسد ہے یہی امام اعظم اور عام فقہاء کا قول ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا حیوان کی بیع میں سود ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ یہ موزونی یا عددی نہیں ہے۔۔۔

سوال::: کتنے جانوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے؟؟؟

جواب::: تین جانوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے:::

(1) مضامین،، یہ وہ جانور ہیں جو ابھی تک اونٹنی کے پیٹ میں ہوں۔۔۔

(2) ملاقیح،، یہ وہ جانور ہیں جو اونٹ کی پشت میں ہوں۔۔۔

(3) حبل الحبلۃ،، عربوں میں ایک بیع ہوتی تھی کہ وہ اونٹ کو خریدتے تھے پھر جب اس سے اونٹنی حاملہ ہو کر بچہ جنتی تب اس کی قیمت ادا کرتے۔۔۔

پس یہ تین قسم کے جانوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے::: مضامین، ملاقیح اور حبل الحبلۃ۔۔۔

((باب بیع المزابنۃ))

سوال::: بیع مزابنہ اور محاقلہ کی تعریف کریں نیز ان کا حکم کیا ہے؟؟؟

جواب::: بیع مزابنہ کی تعریف::: تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اور انگور کو کشمش کے بدلے تول کر بیچنا بیع مزابنہ کہلاتا ہے،،امام محمد بیع مزابنہ کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ درخت پہ لگی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا اور انگور کو کشمش کے بدلے بیچنا بیع مزابنہ کہلاتا ہے((اور یہ جائز نہیں کیونکہ)) ہمیں یہ معلوم نہیں ان میں سے کون سی چیز کم ہے اور کون سی زیادہ۔۔۔

بیع محاقلہ کی تعریف:::

کھیتی کو گندم کے بدلے بیچنا اور گندم کے بدلے زمین کرائے پہ لینا بیع محاقلہ کہلاتا ہے،،امام محمد فرماتے ہیں کہ بالیوں میں موجود دانوں کو بالیوں سے نکلے ہوئے دانوں کے بدلے خریدنا بیع محاقلہ کہلاتا ہے اور یہ جائز نہیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ ان میں سے کون سی چیز زیادہ ہے اور کون سی کم۔۔۔۔

ان دونوں بیوع کا حکم:::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔۔۔

سوال:::

سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پہ دینے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے پہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔۔

((باب شراء الحیوان باللحم))

سوال:::

حیوان کی گوشت کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اگر گوشت اور جانور کی جنس ایک ہو پھر یہ بیع مطلقاً ناجائز ہے، اگر جانور اور گوشت کی جنس ایک نہ ہو تو امام مالک اور امام احمد کے نزدیک یہ بیع جائز ہو گی جبکہ امام شافعی کے دو اقوال ہیں ان میں سے صحیح ترین قول یہ ہے کہ اس صورت میں بھی بیع ناجائز ہو گی۔۔۔۔

احناف کے نزدیک یہ بیع مطلقاً ناجائز ہے چاہے جانور اور گوشت کی جنس ایک ہو یا مختلف ہو،، اس کے ناجائز ہونے پہ عقلی دلیل یہ ہے کہ اس صورت میں پتا نہیں چلے گا کہ گوشت کی مقدار زیادہ ہے یا زندہ بکری میں پایا جانے والا گوشت زیادہ ہے اور یہ بیع مزابنہ اور محاقلہ کی طرح ہو جائے گی،، نقلی دلیل حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانور کی گوشت کے بدلے بیع سے منع فرمایا تھا۔۔۔۔۔۔

سوال:::

کس زمانے میں گورنروں کو خطوط لکھ کر حیوان کی گوشت کے بدلے بیع سے منع کیا جاتا تھا؟؟؟

جواب:::

ابوزناد فرماتے ہیں کہ ابان بن عثمان غنی اور ھشام بن عبدالملک کے زمانے میں گورنروں کو خطوط لکھ کر جانور کی گوشت کے بدلے بیع سے منع کیا جاتا تھا۔۔۔۔

سوال:::

حضرت سعید بن مسیب رحمۃاللہ علیہ نے کس چیز کو جاہلیت کا جوا قرار دیا؟؟؟

جواب:::

آپ نے فرمایا کہ گوشت کی ایک یا دو بکریوں کے بدلے بیع جاہلیت کے جوے میں سے ہے۔۔۔۔

سوال:::

زیتون کی زیتون کے تیل کے بدلے اور تل کی تل کے تیل کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

یہ بیع ناجائز ہے۔۔۔۔

((کتاب الصرف وابواب الربا))

سوال:::

بیع صرف کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

وہ چیز جسے ثمن کے طور پر پیدا کیا گیا ہو اسے اس چیز کے بدلے بیچنا جسے ثمن کے طور پر پیدا کیا گیا ہے یعنی ثمن خلقی کی ثمن خلقی کے بدلے بیع کرنا((مثلا سونے کی سونے کے بدلے یا چاندی کی چاندی کے بدلے بیع کرنا))"""صرف""" کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

سونے کی سونے کے بدلے یا چاندی کی چاندی کے بدلے بیع کب درست ہو گی؟؟؟

جواب:::

جب دونوں نقد ہوں اور ایک دوسرے کے برابر ہوں تب ان کی بیع درست ہو گی،،اس پہ کئی احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک درج ذیل ہے:::

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور سونے کی چاندی کے بدلے بیع اس حال میں نہ کرو جب ایک غائب ہو اور دوسرا حاضر((یعنی جب ایک نقد ہو اور دوسرا

ادھار))،،اگر وہ تم سے گھر میں داخل ہونے کی مہلت مانگے((یعنی گھر سے واپس آکر دیتا ہوں))تو اسے مہلت نہ دو بے شک مجھے تم پہ سود کا خوف ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

حدیث میں ""رماء"" سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب:::

رماء سے مراد سود ہے۔۔۔۔

اعتراض:::

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے یا چاندی کے برتن کو کمی بیشی کے ساتھ بیچا اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سناتے ہوئے اس سے منع کیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیوں کہا کہ ہمیں اس میں کوئی حرج نہیں لگتا؟؟؟

جواب:::

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث پہ عامل تھے کہ ""سود صرف ادھار میں ہے"" جبکہ وہ حدیث منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سے رجوع کر چکے تھے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی خبر نہیں تھی اس لیے ان کا وہی مؤقف تھا،،البتہ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بھیج کر اس سے منع فرما دیا تھا۔۔۔۔

((باب الربا فیما یکال أو یوزن))

سوال:::

ربا کن کن اشیاء میں ہوتا ہے؟؟؟

جواب:::

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ربا صرف سونے، چاندی اور کھانے پینے والی مکیلی اور موزونی چیزوں میں ہے۔۔۔۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکیلی یا موزونی چیزیں ہم جنس ہوں ((اگرچہ کھانے پینے والی نہ ہوں)) تب بھی ان کی بیع برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ کی جائے گی اگر کمی بیشی ہوئی تو مکروہ تحریمی ہے،، ابراہیم نخعی، امام اعظم اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔۔۔۔

سوال:::

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے بتایا کہ خیبر میں آپ کا مقرر کردہ عامل دو صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع کھجوریں لیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پہ کیا رد عمل فرمایا؟؟؟

جواب:::

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلوایا اور حکم دیا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کی بیع نہ کرو،، تو اس نے عرض یا رسول اللہ وہ مجھے گھٹیا کھجوروں کے بدلے عمدہ کھجوریں نہیں دیتے مگر ایک صاع دو کے بدلے ((یعنی جب میں ان کو دو صاع گھٹیا کھجوریں دیتا

ہوں تب وہ مجھے ایک صاع عمدہ کھجوریں دیتے ہیں)) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""" گھٹیا کھجوروں کو دراہم کے بدلے بیچ دیا کرو اور ان دراہم سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو"""۔۔۔۔

((باب الرجل یکون لہ العطایا أوالدین علی الرجل فیبیعہ قبل أن یقبضہ))

سوال:::

قرضہ یا عطیہ پہ قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

یہ جائز نہیں ہے

جمیل نامی مؤذن نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃاللہ علیہ سے عرض کی کہ مقام جار میں لوگوں کے لیے جو غلہ بطور عطیہ ہوتا ہے اس میں سے جتنا اللہ چاہتا ہے میں خریدتا ہوں پھر میں چاہتا ہوں اس غلہ کو ایک مقرر مدت تک بیچ دوں،، حضرت سعید بن مسیب رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کیا اس غلے سے تم لوگوں کو ادا کرنا چاہتے ہو جو تم نے خریدا ہے اس نے عرض کی جی ہاں،، پس آپ رحمۃاللہ علیہ نے اس سے منع فرمادیا۔۔۔۔

امام محمد فرماتے ہیں کسی شخص کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ قرضے والی چیز کو قبضہ کیے بغیر آگے بیچ دے کیونکہ یہ دھوکہ ہے وہ نہیں جانتا کہ وہ اس پہ قبضہ کر سکے گا یا نہیں،، یہی امام اعظم کا قول ہے۔۔۔۔

((باب الرجل یکون علیہ الدین فیقضی افضل مما أخذہ))

سوال:::

قرض لے کر واپسی پہ اس سے اچھی چیز کے ذریعے قرض ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

یہ ایک اچھا عمل ہے بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے،، چنانچہ حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صدقہ کے اونٹ لائے گئے تو آپ نے ابو رافع کو حکم دیا کہ فلاں شخص کو اونٹ دے دیا جائے پس ابو رافع آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں چار سال کا ایک بہتر اونٹ پاتا ہوں((یعنی آپ نے اس شخص سے نوعمر اونٹ لیا تھا جبکہ صدقے کے اونٹوں میں چار سال کے اعلی اونٹ ہیں))تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""اسے وہی دے دو پس بے شک لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے"""۔۔۔۔

سوال:::

کیا قرض لے کر اس سے اچھی چیز کے ذریعے قرض واپس کرنا سود میں نہیں آئے گا؟؟؟

جواب:::

اگر یہ معاملہ بغیر کسی شرط کے طے پائے تب جائز ہوگا یعنی اگر قرض لیتے وقت اس بات کی شرط نہیں لگائی کہ واپسی اس سے بہتر چیز کے ذریعے ہوگی تب یہ عمل بلکل درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔

((باب مایکرہ من قطع الدراھم والدنانیر))

سوال:::

درہم ودینار کو کاٹنے کا کیا حکم ہے کہ اس کا وزن مروجہ درہم ودینار سے کم ہو جائے؟؟؟

جواب:::

سعید بن مسیب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی ((یعنی درہم ودینار)) کو کاٹنا زمین پہ فساد پھیلانا ہے۔۔۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ بغیر فائدے کے درہم ودینار کو نہ کاٹا جائے۔۔۔۔

((باب المعاملۃ والمزارعۃ فی النخل والارض))

سوال:::

معاملۃاور مزارعۃ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

معاملۃ:::

باغ کا مالک اپنا باغ کسی دوسرے شخص کو اس شرط پر دے کہ وہ دوسرا شخص اس میں کام کرے گا اور پیداوار کو مالک اور کام کرنے والے کے درمیان آدھا، تہائی یا چوتھائی کے اعتبار سے تقسیم کر لیا جائے گا۔۔۔۔۔

مزارعۃ:::

کوئی شخص اپنی خالی زمین کسی دوسرے کو اس شرط پر دے کہ پیداوار کو آپس میں نصف، تہائی، یا چوتھائی کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

زمین کو کرائے پہ دینے((یعنی مزارعت))کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::حنظلہ انصاری نے رافع بن خدیج سے زمین کرائے پہ دینے کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے منع کیا گیا ہے،، حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے رافع سے کہا سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے پہ دینے کا کیا حکم ہے؟؟؟ رافع نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔

امام محمد فرماتے ہیں اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرائے پہ دینے میں کوئی حرج نہیں اور گندم کے بدلے دینے میں بھی کوئی حرج نہیں جب گندم کی مقدار((فیصد کے اعتبار سے))اور قسم معلوم ہو،،البتہ اگر((فیصد کے بغیر)) کوئی مقدار متعین کی جائے تو اس میں کوئی خیر نہیں۔۔۔۔

سوال:::نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ مزارعت کے حوالے سے کیا معاملہ فرمایا؟؟؟

جواب:::جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہودیوں سے فرمایا"""میں تمہیں اس زمین پہ قائم رکھتا ہوں جس پہ اللہ نے تمہیں رکھا اس شرط پر کہ پھل تمہارے اور ہمارے درمیان آدھے آدھے ہوا کریں گے"""((یعنی کام تم کرو گے اور پیداوار آدھی آدھی ہوا کرے گی))،،پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجتے وہ کھجوروں کو دو حصوں میں بانٹتے اور ان کو ایک حصہ لینے کا اختیار دیتے پس یہودی ایک حصہ لے لیا کرتے تھے۔۔۔۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معاملہ اور مزارعت اس شرط پہ جائز ہے کہ پیداوار کا کچھ حصہ فیصد کے اعتبار سے مقرر کر لیا جائے لیکن امام ابو حنیفہ اسے مخابرہ سمجھتے ہوئے مکروہ جانتے ہیں۔۔۔۔

((باب احیاء الارض باذن الامام او بغیر اذنہ))

سوال:::اگر کسی شخص نے کسی بنجر زمین کو آباد کیا تو اس زمین کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب:::نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ((بنجر))زمین کو زندہ کیا تو وہ اسی کی ہے اور کسی ظالم کے لیے((اس میں))کوئی حق نہیں۔۔۔۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کی ہے۔۔۔۔۔

اس مسئلہ میں امام محمد اور امام اعظم کا اختلاف یہ ہے کہ امام محمد کے نزدیک مطلقاً وہ زمین اسی کی ہو گی چاہے اس نے امام کے حکم سے زندہ کیا ہو یا حکم کے بغیر جبکہ امام اعظم کے نزدیک جب امام یہ زمین اسے دے دے گا تبھی اس کی ملکیت میں جائے گی ورنہ نہیں جائے گی اور امام کے لیے مناسب ہے کہ جب کوئی شخص زمین زندہ کرے تو اس زمین کو اس کے حوالے کر دے۔۔۔۔۔